فقہ جعفریہ

ترکیب غسلِ میت

احکام تجہیز و تکفین

مؤلفہ

حیدر علی مولجی سوشل ورکر
حسنین لائبریری۔ حسنین سوسائٹی
پیر محفوظ روڈ۔ ملیر۔ کراچی



۹۷

فقہ جعفریہ

ترکیب غسلِ میّت

احکام تجہیز و تکفین

مؤلّفہ

حیدر علی مولجی سوشل ورکر

حسنین لائبریری۔ حسنین سوسائٹی
پیر محفوظ روڈ۔ ملیر۔ کراچی



ماہِ طباعت — دسمبر ۱۹۷۹ء

تعداد — پانچ ہزار

طابع — ڈیلنٹ پریس کراچی

ناشر — حیدر علی مولجی

ہدیہ کچھ نہیں

غسلِ میّت و دیگر احکامِ میّت

احکامِ احتضار

احتضار (جانکنی) کے وقت مرنے والے کے پاس جو لوگ موجود ہوں اُن کو اور بعد انتقال دوسرے لوگوں کو مندرجہ ذیل امور کا لحاظ رکھنا چاہیئے۔

(۱) واجب ہے کہ حالاتِ احتضار میں محتضر (جو حالتِ جانکنی میں ہو) کو اس طرح قبلہ رُخ لٹائیں کہ منہ اور پاؤں کے تلوے قبلہ کی سمت ہوں اور بنا بر احتیاط واجب غسل سے فراغت تک میّت کو اس طرح قبلہ رُخ رکھیں پھر اس کے بعد بہتر ہے کہ اس طرح رکھیں کہ جیسے جنازہ کو نماز کے لیے

ے مسلمان کو قبلہ رُخ لٹانا ہر مسلمان پر احتیاط واجب ہے بلکہ اگر ممکن ہو تو خود محتضر اور اگر ایسا ممکن نہ ہو تو حاکمِ شرع اور ولیٔ جنازہ سے بصورتِ امکان اجازت لینا ضروری ہے (آقائے محسن حکیم)

رکھتے ہیں (۲) مستحب ہے کہ مرنے والے کو کلمہ شہادتین اور آئمہ طاہرین علیہم السلام کی امامت و ولایت کا اقرار اور دیگر اعتقادات حقہ کی تلقین کریں (۳) یہ کلمات تلقین کئے جائیں۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْاَرَضِيْنَ السَّبْعِ وَمَا فِيْهِنَّ وَمَا بَيْنَهُنَّ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ط اور یہ دعا پڑھیں اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيَ الْكَثِيْرَ مِنْ مَعَاصِيْكَ وَاقْبَلْ مِنِّيَ الْيَسِيْرَ مِنْ طَاعَتِكَ اور یہ دعا يَا مَنْ يَّقْبَلُ الْيَسِيْرَ وَيَعْفُوْ عَنِ الْكَثِيْرِ اِقْبَلْ مِنِّيَ الْيَسِيْرَ وَاعْفُ عَنِّيَ الْكَثِيْرَ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَفُوُّ الْغَفُوْرُ ط اور یہ دعا اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ فَاِنَّكَ رَحِيْمٌ خصوصاً دعائے عدیلہ پڑھیں (۴) مستحب ہے کہ مرنے والے کے پاس قرآن مجید پڑھیں تاکہ جانکنی کا مرحلہ سہل ہو جائے خصوصاً سورۂ یٰسین (پارہ ۲۲) سورۂ صافات (پارہ ۲۳) سورۂ احزاب (پارہ ۲۱) اور آیۃ الکرسی (هُمْ فِيْهَا خَالِدُوْنَ تک) پڑھیں (۵) اگر جانکنی دشوار ہو تو اس کو وہاں منتقل کریں کہ جہاں وہ ہمیشہ نماز پڑھا کرتا تھا بشرطیکہ وہاں تک لے جانے میں اسے اذیت نہ ہو (۶) مستحب ہے کہ روح نکلنے کے بعد میت کے چشم و لب بند کر دیں اور دونوں ہاتھوں کو دونوں پہلوؤں میں

پھیلا دیں (۷) میّت کو کسی کپڑے سے ڈھانک دیں (۸) اگر رات میں انتقال ہو تو احترام میّت میں وہاں چراغ روشن کر دیں (۹) مومنین کو کو جنازہ کے ساتھ شریک ہونے کے لئے اطلاع دیں (۱۰) دفن میں جلدی کریں (۱۱) اگر مرنے میں شبہ ہو تو واجب ہے کہ تاخیر کریں تاکہ یقین حاصل ہو جائے (۱۲) اگر مرنے والی حاملہ عورت ہو کہ جس کے پیٹ میں بچہ ابھی زندہ ہو تو اتنی دیر تک دفن میں تاخیر کی جائے کہ پیٹ چاک کرکے بچہ کو نکال کر اس کا پہلو سیا جائے۔ میّت کو تنہا چھوڑنا اور جنب یا حائض کا میّت کے پاس آنا اور حالتِ نزع میں مرنے والے کو ہاتھ لگانا اور بوقتِ جانکنی اس کے پاس زیادہ رونا اور عورتوں کو تنہا اس کے نزدیک رہنا یہ تمام امور مکروہ ہیں۔

ولیِ میّت

جملہ اعمال واجبہ غسل وکفن[٥] اور نماز و دفن واجب کفائی ہیں۔ یعنی تمام مومنین پر واجب ہیں لیکن اگر صرف ایک شخص ان کاموں کو انجام دیدے تو یہ فرض دوسروں سے ساقط ہو جائے گا۔ میّت کے ولی

---

٥ اگر کسی کو یقین ہو کہ غسل وکفن ونماز میّت باطل طریقہ پر ادا کی گئی ہو تو پھر دوبارہ صحیح طریقہ پر اس کا ادا کرنا واجب ہے۔ (آقائے محسن حکیم)

کی اجازت کے بغیر کوئی دوسرا شخص متوجہ نہیں ہوسکتا لیکن اگر وہ (ولیِ میت) اپنے فرض میں کوتاہی کر رہا ہو اور میت کو بے دفن و کفن ڈال رکھا ہو تو پھر دوسروں پر واجب ہوگا کہ وہ بغیر اس کی اجازت کے بھی متوجہ ہوں۔ میت اگر زوجہ ہے تو شوہر تمام اعزہ و اقربا سے اولیٰ ہے اور وہ غسل دینے کا سب سے زیادہ حقدار ہوگا اور اگر شوہر نہ ہو تو اگر کسی خاص شخص کے غسل دینے کے بارہ میں وصیت نہ ہو تو جو میراث میں سب سے زیادہ حقدار ہے (پہلے طبقۂ اوّل، پھر طبقۂ دوم، پھر طبقۂ سوم، وہی غسل دینے میں بھی سب سے زیادہ حقدار ہوگا اور اگر وصیت کی ہو تو اقویٰ یہ ہے کہ جس کے متعلق وصیت ہوگی وہ سب پر مقدم ہوگا ہر طبقۂ ورثہ میں عورت سے مرد مقدم رہے گا اور ترکہ میں زیادہ حصہ والا شخص بمقابلہ کم حصہ والے کے ولی ہوگا اور اگر کسی طبقہ کا شخص موجود نہ ہو تو حاکم شرع اوروں پر مقدم ہوگا اور اس کے بعد مومنین عادلین ہوں گے۔

احکامِ غسلِ میت

میت کو غسل[۵] دینا ثوابِ عظیم اور اجرِ جسیم کا موجب ہے۔ چنانچہ حدیث

۵ غسل دینے کی مزدوری و اجرت لینا حرام ہے البتہ غسل کے مقدمات وغیرہ کی اجرت لی جا سکتی ہے۔ (آقائے محسن حکیم)

میں ہے کہ جو کوئی شخص میّت کو غسل دیتا ہے تو اس کے بارہ میں خدا فرماتا ہے کہ میں اس شخص کے گناہوں کو اس طرح دھوؤں گا کہ جس طرح یہ ایک دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا لہذا مومنین کو چاہیئے کہ حصول ثواب کے لئے میّت مومن کو غسل دینے میں ایک دوسرے پر سبقت کریں۔ غسل کے متعلق بوڑھے جوان یا بچہ کی میّت میں کچھ فرق نہیں یہاں تک کہ چار مہینے کی مدّت کا حمل بھی اگر ساقط ہو جائے تو اس بچہ کو بھی مطابق قاعدہ غسل و کفن دینا اور دفن کرنا واجب ہے البتہ چار مہینے سے کم میں ساقط ہونے پر غسل واجب نہیں ہے بلکہ ایک کپڑے میں لپیٹ کر دفن کر دیں۔

دو قسم کی میّت غسل سے مستثنیٰ ہے ایک شہید جو معرکہ جہاد میں مارا جائے اُسے بغیر غسل و کفن انہی کپڑوں میں بعد نماز جنازہ دفن کر دیا جائے گا۔ دوسرے وہ شخص کہ جس کا قتل کرنا شرعاً واجب ہو کہ اس کو اوّل غسل میّت کرنے کا حکم دیا جائے گا اور کفن پہننے کے بعد قتل کیا جائے گا پھر اس پر نماز پڑھ کر دفن کر دیا جائے گا۔

شرائط غسل دہندہ

میّت کو غسل دینے والے کے لئے چند شرائط ہیں۔ اوّل یہ کہ وہ بالغ و عاقل، اور شیعہ اثنا عشری[1] ہو دوسرے یہ کہ اگر میّت مرد

[1] مسائل غسل سے واقف ہو بلکہ اگر کوئی دوسرا شخص وقت غسل غسال کو (بقیہ حاشیہ صفحہ ۸)

کی ہے تو غسل دینے والا بھی مرد ہو۔ اور اگر عورت کی میت ہے تو غسل دہندہ عورت ہونی چاہیئے اس لئے کہ مرد کا عورت کو اور عورت کا مرد کو غسل دینا جائز نہیں ہے۔ اگرچہ وہ ایک دوسرے کے محرم ہی کیوں نہ ہوں لیکن مجبوری کی حالت میں کپڑا ڈال کر غسل دینا جائز ہے اور اگر میّت نامحرم کی ہو تو حالتِ مجبوری میں بھی جائز نہیں ہے۔ البتہ شوہر اپنی بیوی کو اور بیوی اپنے شوہر کو ہر صورت میں غسل دے سکتی ہے۔ اور احتیاط یہ ہے کہ شوہر یا زوجہ میّت کی شرمگاہ پر نظر نہ کرے[ف] اسی طرح کنیز کو اُس کا آقا بھی غسل دے سکتا ہے لیکن احوط (وجوبی) یہ ہے کہ آقا کو کنیز غسل نہ دے اور مرد کا تین سال تک کی لڑکی کو اور عورت کا تین برس تک کے لڑکے کو بغیر کپڑا ڈالے غسل دینا صحیح ہے۔

کیفیت غسلِ میّت

میّت کو تین غسل ترتیب وار دینا واجب ہیں پہلا غسل آبِ سدر یعنی بیری کے پانی سے دوسرا کافور کے پانی سے۔ ان دو پانیوں میں

(حاشیہ صـ) مسائل بتاتا رہے تو بھی جائز اور کمانی ہے۔

ف اگرچہ اقویٰ یہ ہے کہ نظر کرنا جائز ہے البتہ مکروہ ہے۔ (آقائے محسن حکیم)

کم سے کم بیری کے پتوں کی جھاگ اور کافور اتنی مقدار میں ہو کہ اسے آبِ سدر یا آبِ کافور کہہ سکیں اور زیادہ سے زیادہ مقدار یہ ہے کہ وہ پانی ہونے سے خارج نہ ہو جائے یعنی آبِ مضاف نہ کہلائے۔ تیسرا غسل خالص سادہ پانی سے۔ سب سے پہلے میّت کو تختہ پر اس طرح لٹائیں[ا] کہ پاؤں قبلہ کی طرف رہیں۔ کپڑوں کو پاؤں کی طرف سے نکالیں اگر تنگ ہوں تو ولی کی اجازت سے چاک کر دیں۔ واجب ہے کہ غسل سے پہلے میّت سے نجاست اور مَیل و کثافت وغیرہ دور کریں۔ اور بنا بر احوط تمام جسم کو پاک کر لیں اور واجب ہے کہ میّت کی شرمگاہ کو نامحرم سے چھپائیں۔ اس کے بعد واجب اور شرط ہے کہ غسل دینے والا اور اگر کوئی اس کا مددگار ہو تو وہ بھی اس طرح نیت کرے کہ اس میّت کو غسل دیتا ہوں آبِ سدر سے واجب قربۃً الی اللہ اور غسل دینا شروع کرے کہ اوّل سر و گردن کو ایسا دھوئے کہ بالوں کی جڑ تک خوب پانی پہنچ جائے پھر ذرا کروٹ دیکر میّت کی داہنی جانب گردن سے لے کر پاؤں کی انگلیوں تک مع تلوے کے دھوئے اور پھر اسی طرح بائیں جانب کو دھوئے۔ پیشاب و پاخانے کے

[ا] بنا بر احتیاط واجب۔ ان تینوں میں سے ہر غسل بطریقۂ غسل ترکیبی دیں جس کا ذکر جنابت کے مسئلہ میں ہو چکا ہے۔ (آقائے محسن حکیم)

مقامات کو دونوں طرف کے ساتھ پورا دھوئے۔ اس کے بعد کافور کے پانی کے ساتھ دوسرا غسل شروع کرے اس طرح نیت کرے کہ اس میت کو غسل دیتا ہوں آبِ کافور سے واجب قربۃً الی اللہ اور اسی طرح غسل دے جیسا کہ مذکور ہوا۔ پھر خالص پانی سے تیسرا غسل شروع کرے اور یہ نیت کرے کہ میت کو غسل دیتا ہوں آبِ خالص سے واجب قربۃً الی اللہ اور اسی ترتیب سے غسل دے۔

مستحباتِ غسلِ میّت

غسلِ میّت کے بارہ میں حسبِ ذیل امور مستحب ہیں :۔ چھت وغیرہ کے نیچے غسل دینا تاکہ زیرِ آسمان نہ ہو (۲) غسل کا پانی گرنے کے لئے گڑھا کھودنا (۳) غسل دینے والے کو میّت کے دہنی طرف رہنا (۴) غسل دینے والے کو ہر غسل میں اپنے دونوں ہاتھ کہنیوں تک دھونا۔ (۵) غسل سے پہلے میّت کو بغیر کلی اور ناک میں پانی ڈالنے کے وضو دینا (۶) ہر غسل میں میّت کے سر اور دہنی جانب اور بائیں جانب کو تین تین مرتبہ دھونا (۷) میّت کی انگلیاں اور دوسرے جوڑوں کو آہستگی سے ملنا اور نرم کرنا (۸) غسل دینے میں میت کے جسم پر ہاتھ پھیرنا تاکہ تمام اعضاء پر اچھی طرح پانی پہنچ جائے (۹) غسل دینے والے کو غسل کے وقت ذکرِ الٰہی میں مشغول رہنا اور بہتر یہ ہے کہ برابر یہ کہتا رہے:۔

رَبِّ عَفْوَكَ عَفْوَكَ (۱۰) تینوں غسل سے فارغ ہونے کے بعد میت کے جسم کو پاکیزہ کپڑے سے خشک کرنا تاکہ کفن جلدی بوسیدہ نہ ہو (۱۱) اگر غسل دینے والا شخص ہی میت کو کفن پہنائے تو اس کا اپنے دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک تین مرتبہ اور دونوں پاؤں کو گھٹنوں تک دھونا۔

مکروہاتِ غسلِ میّت

غسل میّت کے متعلق جو امور مکروہ ہیں وہ آٹھ ہیں (۱) میّت کو بٹھا کر غسل دینا۔ (۲) غسل دینے والے کا اپنے دونوں پاؤں کے درمیان میّت کو لینا۔ تیسرے میّت کا سر مونڈنا یا کسی اور حصۂ جسم سے بال اکھاڑنا چوتھے ناخن کاٹنا۔ پانچویں بالوں میں کنگھی کرنا۔ چھٹے گرم پانی سے غسل دینا۔ ساتویں غسل کا پانی پائخانہ یا چوبچہ میں چھوڑنا۔ آٹھویں حاملہ عورت کی میّت کے شکم پر ہاتھ پھیرنا۔

چند مسائل

(۱) اگر میّت جنب یا حائض ہو تو غسل جنابت یا غسل حیض کی ضرورت نہیں ہے۔ بلکہ صرف غسلِ میّت کافی ہے (۲) اگر اتنا پانی نہ ہو کہ اس سے تینوں غسل ہو سکیں تو ترتیب وار غسل دیں اور

پانی ختم ہونے پر باقی غسل کے عوض تیمم کرائیں[1]۔ اگر بیری کے پتے اور کافور میسّر نہ ہوں تو تینوں غسل آبِ خالص سے دیئے جائیں لیکن نیت میں ترتیب کا خیال رکھیں (۳) اگر اثنائے غسل میں یا بعد غسل کے میّت سے کوئی نجاست خارج ہو یا کسی دوسری نجاست سے میّت کا بدن نجس ہو جائے تو غسل کا اعادہ واجب نہیں لیکن نجاست کا دور کرنا اور طہارت ضروری ہے۔

(۴) اگر غسل میّت کے لئے پانی بالکل دستیاب نہ ہو تو میّت کو بنا بر احوط تین تیمم دیئے جائیں ایک عوضِ سدر دوسرا عوضِ کافور اسی طرح سے پھر تیسرا عوضِ آبِ خالص کی نیّت سے اور تیسرے تیمم میں یا پہلے یا دوسرے تیمم میں قصدِ مافی الذمّہ کریں (۵) اگر میّت بغیر غسل کے دفن ہو گئی ہو یا کوئی ایک غسل بھول کر نہ جائے یا بعد دفن کے غسل کا باطل ہونا معلوم ہو تو پھر غسل یا تیمم کیلئے قبر کھودنا جائز ہے بشرطیکہ اس سے میّت کی ہتک نہ ہو (۶) غسلِ میّت پر اجرت لینا ناجائز ہے بلکہ اگر مزدوری کی نیّت سے غسل دے گا کہ قربۃً الی اللہ اس عمل کا ہونا مقصود نہ ہو تو غسل بھی باطل ہے لہذا مناسب ہے کہ جو روپیہ غسل دینے والے کو دیا جائے وہ اس روپیہ وغیرہ کو اپنا مقصد اصلی اور غسل دینے کی اجرت نہ قرار دے بلکہ اس کو قربۃً الی اللہ بجالانے کی نیّت رکھے (۷) اگر میّت کا ناخن یا بال یا دانت وغیرہ جدا ہو جائے تو اسے بھی کفن میں رکھ کر دفن کر دیا جائے[2]۔

---

[1] تیمم کو اپنے ہاتھوں سے عمل میں لائیں۔ میّت کے ہاتھوں سے نہ کرائیں۔ (آقائے محسن حکیم)

حنوطِ میّت

مردہ کو غسل دینے کے بعد اس کی پیشانی، دونوں ہتھیلیاں، دونوں گھٹنے اور پاؤں کے دونوں انگوٹھے جو سجدہ کے سات مقامات ہیں ان پر کافور ملنا واجب[1] ہے۔ خواہ کفن پہنانے سے پہلے یا بعد میں لیکن بہتر یہ ہے کہ پہلے ہو۔ اور اسی کو حنوط[2] کہتے ہیں۔ بہتر ہے کہ غسل کے لئے کافور کے علاوہ حنوط کا کافور ۲ تولہ ۶ ماشہ ۱ ۱/۳ رتی ہو اور کم سے کم فضیلت کا مرتبہ ۴ ۱/۲ ماشہ مقدار ہے مستحب ہے کہ کافور کو ہاتھ سے ملیں اور پیشانی سے حنوط شروع کریں اور پھر باقی اعضاء میں جس پر اوّل چاہیں مل دیں۔ اور جو کچھ باقی بچے اس کو سینہ پر ڈال دیں۔ یہ بھی مستحب ہے کہ سب جوڑوں میں مل دیں۔ اگر کافور صرف اس قدر مل سکے کہ غسل اور حنوط دونوں کے لئے کافی نہ ہو سکے تو غسل مقدم ہے اگر کچھ باقی اور محض ایک عضو کے حنوط کے لائق ہو تو پیشانی کا حنوط کر دیا جائے گا۔[3] ورنہ بالکل کافور نہ ہونے پر حنوط ساقط ہے اور جو شخص حالت احرام میں مر جائے اس کے متعلق حنوط ساقط ہے[4]

---

[1] اس کے علاوہ اس کے سر اور ناک پر کافور ملنا مستحب ہے۔ (آقائے محسن حکیم)

[2] مستحب ہے کہ حنوط میں خاک تربت سید الشہداء علیہ السلام شریک کر لی جائے۔ (آقائے محسن حکیم)

[3] احتیاط واجب ہے کہ میّت کو دوسری خوشبوئیں مشک وغیرہ وغیرہ نہ لگائی جائیں نہ کافور کے ساتھ ملائی جائیں۔ (آقائے محسن حکیم) متفق (آقائے ابوالقاسم خوئی)

[4] کافور بلکہ کوئی خوشبو بھی میّتِ محرم کے پاس نہ لیجائیں نہ غسل میں اور نہ حنوط میں۔ (آقائے محسن حکیم)

کفنِ میّت

کفن کے واجب پارچے میّت کے اصل ترکہ سے لئے جائیں اگرچہ اس پر قرضہ ہو۔ البتہ زوجہ کا کفن شوہر پر واجب ہے لیکن اگر شوہر فقیر ہو تو واجب نہ ہوگا اور اگر خود میّت محتاج ہو اور کچھ بھی مال نہ چھوڑے تو بغیر کفن دفن کر سکتے ہیں لیکن مومنین کے لئے مستحب اور نہایت درجہ ثواب کا باعث ہے کہ اپنے پاس سے اس کو کفن دیں چنانچہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص کسی مومن کو کفن دے مثل اس کے ہے جو میّت کے لئے روزِ قیامت تک لباس کا ضامن ہو گیا ہو۔

شرائطِ کفن

کفن میں چند شرطیں ضروری ہیں۔ اوّل یہ کہ مباح ہو۔ دوسرے یہ کہ نجس نہ ہو تیسرے یہ کہ غصبی نہ ہو۔ چوتھے یہ کہ خالص ریشم کا نہ ہو۔ پانچویں یہ کہ کھال کا نہ ہو، خواہ حلال گوشت تزکیہ شدہ جانور ہی کی کھال کیوں نہ ہو بلکہ احوط یہ ہے کہ حلال گوشت جانور کے اُون تک کا نہ ہو[1]۔

---

[1] البتہ حلال گوشت جانور کے بالوں کا کفن دینا بنا برا قوی جائز ہے۔ (آقائے محسن حکیم)

کیفیتّ کفن

میّت مرد ہو یا عورت خواہ بوڑھا ہو یا جوان یا بچّہ ۔تین پارچوں کا کفن دینا واجب ہے ۔ ایک کفنی جو میّت کے شانے سے لے کر آدھی پنڈلی تک یعنی جسم کے آگے پیچھے دونوں رُخ سے ڈھانک لے اور افضل یہ ہے کہ سینے قدم تک ڈھانکے دوسرے لنگ جو ناف اور رانوں کے درمیانی حصّہ کو ڈھانک لے اور افضل سینہ سے قدم تک ہے اور تیسرے پوٹ کی چادر جو اتنی ہو کہ میّت کا سارا جسم اس میں آجائے اس طرح کہ طول اتنا ہو کہ دونوں سرے باندھے جا سکیں اور عرض اتنا کہ ایک سرا دوسرے سرے پر آجائے ان تین کپڑوں کے علاوہ باقی پارچاتِ کفن سنّت ہیں ۔ مردانی میّت کے لئے ایک عمامہ جو بہتر ہے کہ اتنا ہو جس کو سر پر لپیٹنے کے بعد دونوں طرف تحت الحنک ہو سکیں ۔ دوسرے ران پیچ ۔تیسرے پوٹ کی چادر دوسری اور چادر بلکہ تیسری چادر بھی مستحب ہے ۔ زنانی میّت کے لئے ایک مقنعہ ۔ دوسرے اوڑھنی ۔تیسرے سینہ بند اتنا کہ جو پستانوں پر پشت کی طرف بندھ سکے چوتھے ران پیچ اور پانچویں مثل مرد کے ایک اور چادر بلکہ عورت کے لئے خصوصیت کے ساتھ تیسری چادر مستحب ہے معمولی اوسط جسم کی میّت کے لئے حسب ذیل تعداد میں کپڑا دینا مناسب ہے :-

مَردانہ کفن: کفنی (پیراہن)۔ لنگ۔ چادر پوٹ۔ ران پیچ۔ عمامہ۔ بالائی چادر۔ کُل
۲ گز ۸ گرہ۔ ۱ گز ۸ گرہ۔ ۳ گز ۱۲ گرہ۔ ۱ گز ۴ گرہ۔ ۳ گز۔ ۶ گز۔ ۱۸ گز

زنانہ کفن:- کفنی۔ لنگ۔ چادر پوٹ۔ ران پیچ مقنعہ
۲ گز ۸ گرہ۔ ۱ گز ۸ گرہ۔ ۳ گز ۱۲ گرہ۔ ۱ گز ۴ گرہ ۱۳ گرہ

اوڑھنی۔ سینہ بند۔ بالائی چادر۔ کُل
۱ گز ۸ گرہ۔ ۱۲ گرہ۔ ۶ گز۔ ۱۸ گز

مستحباتِ کفن

کفن کے بارے میں حسبِ ذیل امور مستحب ہیں (۱) عمدہ کفن دینا (۲) یقینی مال حلال سے کفن دینا (۳) احرام کے کپڑے یا اُس کپڑے کا کفن دینا جس میں نماز پڑھی ہو (۴) مرنے سے پہلے اپنا کفن وغیرہ تیار رکھنا، چنانچہ حدیث میں ہے کہ جو شخص اپنا کفن تیار رکھے اُس کا شمار غافل لوگوں میں نہ ہوگا۔ (۵) کفن کا سفید کپڑا ہونا (۶) کفن کو اُسی ڈورے سے سینا (۷) کفن میں خاکِ شفا رکھنا (۸) کچھ کافور کفن میں ڈالنا (۹) میّت کے مقامِ پیشاب یا پاخانہ پر کفن کے اندر کافی مقدار میں روئی رکھنا (۱۰) کفن کے تمام پارچے خواہ واجب ہوں یا مستحب اُن کے حاشیہ پر میّت اور اس کے باپ کا نام اور توحید رسالت و امامت کی شہادت خاکِ شفا سے لکھنا جس کی یہ مختصر صورت کافی ہے

فلاں بن فلاں یشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِیْكَ
فلانۃ بنتِ فلاں لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاَنَّ عَلِیًّا
وَّالْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ وَعَلِیًّا وَّمُحَمَّدًا وَّجَعْفَرًا وَّمُوْسٰی وَعَلِیًّا
وَّمُحَمَّدًا وَّعَلِیًّا وَّالْحَسَنَ وَالْحُجَّةَ الْقَآئِمَ اَوْلِیَآءُ اللّٰهِ
وَاَوْصِیَآءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَاَئِمَّتِیْ وَاَنَّ الْبَعْثَ وَالثَّوَابَ
وَالْعِقَابَ حَقٌّ ؕ

اور تمام قرآن مجید و دعائے جوشنِ کبیر و جوشنِ صغیر کا لکھنا بھی مستحب ہے حدیث میں وارد ہے کہ جوشن کبیر کو کافور یا مشک سے ایک برتن پر لکھے اور اُس کو دھو کر کفن پر چھڑکے تو خداوند عالم اس کو نکیرین کے ہول اور عذابِ قبر سے بے خوف کر دیتا ہے اور فرشتے اس کو بہشت کی خوشخبری دیتے ہیں اور اس کی قبر کشادہ ہو جاتی ہے۔

مکروہاتِ کفن

کفن کے متعلق چند امور مکروہ ہیں (۱) کفن کو لوہے کی چیز مثلاً قینچی یا چاقو سے کاٹنا (۲) کفن میں آستین یا تکمہ بنانا البتہ اگر میّت اپنے لباس میں دفن کی جائے تو آستین باقی رکھنے میں مضائقہ نہیں (۳) کفن کے پارچوں کا سینا بلکہ مستحب ہے کہ ایسے طول و عرض کا کپڑا لیا جائے جس میں

ملہ عورت کے لئے تشہد

جوڑ لگانے کی ضرورت نہ ہو اور اگر نہ ملے تو مجبوری میں حرج نہیں ہے (۴) کفن سینے کے لئے ڈورے کو آبِ دہن سے تر کرنا (۵) کفن کو خوشبو لگانا (۶) ریشم ملے ہوئے کپڑے کا کفن دینا۔ بغیر تحت الحنک عمامہ سر پر لپیٹنا۔

جریدتین

میّت کے ساتھ دو تر و تازہ لکڑیاں رکھنا سنّتِ موکدہ ہے ان کو "جریدتین" کہتے ہیں۔ جہاں تک ممکن ہو درخت خرما کی لکڑی ہو ورنہ پھر بیری اور اس کے بعد بید یا انار ہے اور اگر ان میں سے بھی کوئی نہ ہو تو ہر تازہ لکڑی کافی ہے۔ حدیث میں ہے کہ جب تک یہ لکڑیاں خشک نہیں ہوتیں میّت سے عذابِ قبر برطرف رہتا ہے۔ اور مستحب ہے کہ کفن کی طرح جریدتین پر بھی کلمۂ شہادتین اور اسمائے آئمہ معصومین علیہم السّلام لکھے جائیں۔ دونوں پر روئی لپیٹ کر ایک لکڑی کو کفنی کے اندر دہنی طرف میّت کے جسم سے ملا کر اس طرح رکھیں کہ اس کا سرا میّت کی ہنسلی سے ملا رہے۔ اسی طرح دوسری لکڑی بائیں جانب رکھیں۔ لیکن کفنی سے اوپر رکھا جائے۔

ترتیب کفن

پہلے کسی پاک چیز پر خواہ فرش ہو یا چارپائی پوٹ کی چادر بچھائیں۔ اس پر کفنی کا گریبان پھاڑ کر آدھی چادر پر بچھادیں اور باقی کو سرہانے کی طرف رہنے دیں۔

پھر لنگ مقامِ ناف سے پنڈلیوں تک بچھا دیں۔ پھر ران پیچ کا ایک سرا پھاڑ کر اُس جگہ رکھیں جہاں میّت کی کمر رہے گی اس کے بعد میّت کو کفن پر لٹا دیں اور اس اس طرح حنوط کریں جس طرح کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔ پھر ران پیچ کا پھٹا ہوا سرا میّت کی کمر میں اس طرح باندھیں کہ گرہ ناف پر ہو اور میّت کی شرمگاہ پر اچھی طرح روئی رکھ دیں اور ران پیچ کا دوسرا سرا اس گرہ میں نکال کر کھینچ دیں تاکہ مثل لنگوٹ کے ہو جائے اور روئی نہ گر سکے۔ اس کے بعد میّت کے دونوں پاؤں ملا دیں اور ران پیچ کو رانوں پر لپیٹ دیں اور نیچے سے دہنی طرف کو سرا نکال کر کسی تہ میں دبا دیں تاکہ کھلنے نہ پائے اس کے بعد لنگی باندھیں اور اگر عورت کی میّت ہو تو سینہ بند سینہ پر رکھ کر پشت پر گرہ لگا دیں اور کفنی کا وہ سرا جو سرہانے رکھا ہوا ہے گلے میں ڈال کر پہنا دیں۔ اس کے بعد میّت مرد کی صورت میں عمامہ باندھیں اور اس کے دونوں سرے ٹھوڑی کے نیچے سے نکال کر دہنی جانب کا سرا سینہ کے بائیں حصّہ پر اور بائیں جانب کا سرا سینہ کے دہنے حصّہ پر ڈال دیں۔ اسے تحت الحنک کہتے ہیں اور میّت عورت کی صورت میں سر پر مقنعہ مثل رومال کے لپیٹ کر گرہ لگا دیں پھر اوڑھنی اڑھا دیں۔ پوٹ کی چادر باندھنے سے پہلے خاکِ شفا اور جریدتین رکھ دیں جیسا کہ بیان ہو چکا۔ چادر کی ایک جانب میّت پر ڈال کر دوسری جانب سے اس طرح ڈھک دیں کہ چادر کا ایک حصّہ دوسرے حصّہ پر آجائے۔ پھر ایک دھجّی سے کمر پر اور ایک دھجّی سے پاؤں کی طرف گرہ لگا دیں تاکہ کفن نہ کھلے اور چادر کی ایک تہ سے علیحدہ نہ ہو جائے

مشایعت جنازہ

جنازہ کے ساتھ اور اس کو کندھا دینا ثواب عظیم کا باعث ہے۔ احادیث
میں اس بارہ میں بے شمار آداب و فضائل وارد ہوئے ہیں چنانچہ منقول ہے کہ
جب جنازہ پر نظر پڑے تو کہے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰہُ اَکْبَرُ
هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ
زِدْنَا اِيْمَانًا وَّتَسْلِيْمًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ تَعَزَّزَ بِالْقُدْرَةِ وَ
قَهَرَ الْعِبَادَ بِالْمَوْتِ ۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام جب
وقت جنازہ ملاحظہ فرماتے تو کہتے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ لَمْ يَجْعَلْنِيْ
مِنَ السَّوَادِ الْمُخْتَرَمِ ۔ جنازہ کو اٹھانے والے کہیں بِسْمِ اللّٰهِ
وَبِاللّٰهِ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ
وَالْمُؤْمِنَاتِ جنازہ کو چار آدمی چاروں گوشوں سے کاندھے پر اٹھائیں
کاندھا اس طرح دیں کہ اوّل میت کے داہنے شانے کو اپنے داہنے کاندھے
پر۔ پھر میت کے داہنے پاؤں کی طرف۔ پھر میت کے بائیں پاؤں کی
طرف اپنے بائیں کاندھے پر اور پھر اسی کاندھے سے میت کے بائیں شانے
کو اٹھائیں اور یہ خیال رکھیں کہ جب جنازہ کی ایک طرف سے دوسری طرف
جائیں تو جنازہ کے آگے سے نہ گزریں بلکہ پیچھے سے جائیں اور دعا و
استغفار کے علاوہ آپس میں دنیوی کلام نہ کریں۔

نماز میت

نماز میت واجب کفائی ہے اور یہ نماز میت غسل حنوط کفن کے بعد پڑھی جائے۔ اگر تنہا ایک شخص بھی پڑھ لے تو کافی ہے البتہ جماعت مستحب ہے اس نماز میں طہارت شرط نہیں ہے۔ جنب وحائض وغیرہ سب پڑھ سکتے ہیں لیکن سنت ہے کہ نماز پڑھنے والا باوضو ہو یا غسل کی حاجت ہو تو غسل کرے بلکہ اس موقع پر باوجود پانی ہونے کے تیمم بھی صحیح ہے۔ ہر مسلمان شیعہ اثنا عشری کی میت پر خواہ وہ نیک اعمال ہو یا بد اعمال مرد ہو یا عورت، شہید ہو یا کسی دوسری صورت یعنی قصاص وغیرہ میں قتل کر دیا گیا ہو، یا خودکشی کی ہو، نماز پڑھنا واجب ہے۔ اس میں چھ سال کا بچہ بھی داخل ہے۔ اور چھ سال سے کم والے پر نماز پڑھنا مستحب ہے بشرطیکہ مردہ پیدا نہ ہوا ہو۔ اور اگر کسی میت کو بغیر نماز جنازہ پڑھے دفن کر دیا ہو تو اس کی قبر پر نماز پڑھنا واجب ہے۔ کافر کی میت پر نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔ نماز کے صحیح ہونے میں شرط یہ ہے کہ نماز گزار شیعہ اثنا عشری ہو، اس کا بالغ ہونا شرط نہیں ہے۔ ابتدا اگر طفل صغیر نماز میت پڑھے تو صحیح ہے مگر اس کے پڑھنے سے باقی تمام مکلفین پر سے ساقط نہ ہوگی اور نماز میت خواہ فرادیٰ پڑھی جائے خواہ بجماعت جب تک کہ میت کے ولی کی اجازت نہ لی جائے جائز نہ ہوگی۔

اگر نماز جماعت سے پڑھی جائے تو مقتدی بھی امام جماعت کے ساتھ پڑھتے
رہیں۔ اگر وہ دعائیں یاد نہ ہوں اور آواز نہ آتی ہو تو مختصر دعائیں بھی پڑھ
سکتے ہیں۔ بہر حال خاموش نہ کھڑے رہیں جوتے اتار کر نماز پڑھیں۔ جنازہ
کو اس طرح رکھیں کہ جب نماز پڑھنے والے قبلہ رخ کھڑے ہوں تو مردہ کا سر
اس کے دہنی جانب اور پاؤں بائیں جانب رہیں۔ اگر میت مرد ہو تو پیش نماز اس
کی کمر کے مقابل اور اگر میت عورت ہے تو اس کے سینے کے برابر کھڑا ہو۔
اس نماز کی ترکیب یہ ہے کہ اوّل اس طرح نیت کرے کہ اس حاضر میت پر نماز
پڑھتا ہوں واجب قربۃً الی اللہ اس کے ساتھ ہی ہاتھ کانوں تک اٹھا کر
ایک مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے اور پڑھے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ
لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَرْسَلَهٗ
بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ پھر دوسری مرتبہ
اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر یہ دعا پڑھے:۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ
وَسَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَارْحَمْ
مُحَمَّدًا وَّاٰلَ مُحَمَّدٍ كَاَفْضَلِ مَا صَلَّيْتَ وَسَلَّمْتَ وَبَارَكْتَ
وَتَرَحَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَصَلِّ
عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصِّدِّيْقِيْنَ
وَعِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ ط پھر تیسری مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر یہ دعا

پڑھے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْیَاءِ مِنْھُمْ وَالْاَمْوَاتِ تَابِعْ بَیْنَنَا وَبَیْنَھُمْ بِالْخَیْرَاتِ اِنَّکَ مُجِیْبُ الدَّعْوَاتِ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ط

پھر چوتھی مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر میت مرد ہو تو اس طرح دعا پڑھے:-

اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا عَبْدُکَ وَابْنُ عَبْدِکَ وَابْنُ اَمَتِکَ نَزَلَ بِکَ وَاَنْتَ خَیْرُ مَنْزُوْلٍ بِہٖ اَللّٰھُمَّ اِنَّا لَا نَعْلَمُ مِنْہُ اِلَّا خَیْرًا وَّاَنْتَ اَعْلَمُ بِہٖ مِنَّا اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَ ھٰذَا مُحْسِنًا فَزِدْ فِیْ اِحْسَانِہٖ وَاِنْ کَانَ مُسِیْئًا فَتَجَاوَزْ عَنْہُ وَاغْفِرْ لَہٗ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ عِنْدَکَ فِیْ اَعْلٰی عِلِّیِّیْنَ وَاخْلُفْ عَلٰی اَھْلِہٖ فِی الْغَابِرِیْنَ وَارْحَمْہُ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ط پھر پانچویں مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ کر نماز ختم کرے

اور اگر عورت کی میت ہو تو چوتھی تکبیر کے بعد یہ دعا پڑھے:- اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذِہٖ اَمَتُکَ وَابْنَۃُ عَبْدِکَ وَابْنَۃُ اَمَتِکَ نَزَلَتْ بِکَ وَاَنْتَ خَیْرُ مَنْزُوْلٍ بِہٖ اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَتْ ھٰذِہٖ مُحْسِنَۃً فَزِدْ فِیْ اِحْسَانِھَا وَاِنْ کَانَتْ مُسِیْئَۃً فَتَجَاوَزْ عَنْھَا وَاغْفِرْ لَھَا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا عِنْدَکَ فِیْ اَعْلٰی عِلِّیِّیْنَ وَاخْلُفْ عَلٰی اَھْلِھَا فِی الْغَابِرِیْنَ وَارْحَمْھَا بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ط

اور پانچویں مرتبہ اللہ اکبر کہہ کر نماز ختم کرے اور اگر میت نابالغ

کی ہو تو چوتھی تکبیر کے بعد اس طرح دعا پڑھے :- اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ
لِاَبَوَیْہِ وَلَنَا سَلَفًا وَّ فَرَطًا وَّ اَجْرًا ط پھر پانچویں تکبیر کہہ کر نماز
ختم کرے۔ اگر میت ضعیف العقل ہو کر اچھی طرح حق و باطل میں تمیز
نہ کر سکے تو چوتھی تکبیر کے بعد یہ کہے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِلَّذِیْنَ تَابُوْا
وَاتَّبَعُوْا سَبِیْلَکَ وَقِھِمْ عَذَابَ الْجَحِیْمِ ط پھر پانچویں تکبیر کہہ کر
نماز ختم کرے اور اگر میت مجہول الحال ہو یعنی اس کا مذہب معلوم نہ ہو تو
چوتھی تکبیر کے بعد اس طرح کہے اَللّٰھُمَّ اِنْ کَانَ یُحِبُّ الْخَیْرَ وَاَھْلَہٗ
فَاغْفِرْ لَہٗ وَارْحَمْہُ وَتَجَاوَزْ عَنْہُ ۔ پھر پانچویں تکبیر کہہ کر نماز ختم
کرے۔ نماز میت مسجدوں میں پڑھنا مکروہ ہے۔ صرف مسجد الحرام
میں مکروہ نہیں۔

اگر کسی شخص کو اتنی طولانی دعائیں یاد نہ ہو سکیں تو کم سے کم اتنی ہی
یاد کر لے کہ پہلی تکبیر کے بعد کہے اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ
اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ ۔ اور دوسری تکبیر کے بعد کہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ
عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ اور تیسری تکبیر کے بعد پڑھے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ
لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ اور چوتھی تکبیر کے بعد اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ
لِھٰذَا الْمَیِّتِ ؔ (اس کی جگہ عورت کیلئے) اور پھر پانچویں تکبیر کہہ کر نماز ختم
کرے اور سنت ہے کہ نماز سے فارغ ہو کر کہے۔ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا

ؔ لِھٰذِہِ الْمَیِّتِ

حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ط اور نماز کے بعد سب لوگ اپنے مقام پر اس وقت تک کھڑے رہیں جب تک کہ جنازہ وہاں سے اٹھایا جائے۔ خصوصاً پیش نماز اُس وقت تک ٹھہرا رہے

دفنِ میّت

میّت کو اس طرح زیرِ خاک پوشیدہ کرنا کہ وہ درندوں سے محفوظ رہے اور بدبو نہ پھیلے مثل نماز میّت کے واجب کفائی ہے اور اس میں ولی کے اذن کی ضرورت ہے اور واجب ہے کہ میّت کو قبر میں داہنی کروٹ سے رو بقبلہ لٹائیں۔ اگر میّت کشتی یا جہاز میں ہو اور دفن کرنا ناممکن ہو تو کسی بڑے ظرف میں رکھ کر سر باندھیں اور دریا میں چھوڑ دیں یا اس کے پیروں میں کوئی وزنی چیز باندھ کر دریا میں ڈال دیں۔ جب دفن کے لئے جنازہ کو قبر کے قریب لائیں تو مستحب ہے کہ اوّل قبر سے دو تین گز کے فاصلہ پر اس کو رکھ دیں پھر اٹھائیں اور کچھ آگے بڑھا کر رکھ دیں۔ پھر یہاں سے اٹھا کر قبر کے بالکل قریب لے جائیں۔ پھر چوتھی مرتبہ

؎ جوتے اتار کر نماز پڑھنا، ہر تکبیر پر ہاتھوں کو بلند کرنا، امام کو میّت اور مومنین کے لئے بہت دُعائیں کرنا اور ایسی جگہ نماز میّت پڑھنا جہاں بہت لوگ جمع ہوتے ہیں یہ سب امور مستحب ہیں۔ ۱۲۔

آہستہ آہستہ قبر میں اُتاریں۔ اگر میت مرد ہو تو اس کو قبر کی پائنتی سے اس طرح اندر اتاریں کہ اوّل سر داخل ہو اور عورت کو قبر کے اس پہلو سے جو قبلہ کی طرف ہے عرض میں داخل کریں۔ باپ کا بیٹے کی قبر میں داخل ہونا مکروہ ہے عورت کی میت کو قبر میں اتارتے وقت پردہ کر لیا جائے۔ عورت کی میت کو شوہر ورنہ ایسا رشتہ دار جو محرم ہو اور اس کے نہ ہونے کی صورت میں دوسرا اور غیر قبر میں اتارے میت کو قبر میں اتارنے والا شخص اس وقت با وضو اور سر ننگے، ننگے پاؤں کپڑوں کے بٹن یا بند اور تکمہ کو کھولے ہوئے ہو۔ جب میت کو قبر میں رکھنے کے لیے اٹھایا جائے، تو کہے:۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ اَللّٰهُمَّ اِلٰى رَحْمَتِكَ لَا اِلٰى عَذَابِكَ اَللّٰهُمَّ افْسَحْ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ وَلَقِّنْهُ حُجَّتَهٗ وَثَبِّتْهُ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ وَقِنَا وَاِيَّاهُ عَذَابَ الْقَبْرِ۔ اور قبر دیکھنے کے وقت کہے۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ رَوْضَةً مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ وَلَا تَجْعَلْهُ حُفْرَةً مِّنْ حُفَرِ النَّارِ اور میتِ مرد کو قبر میں رکھتے وقت کہے اَللّٰهُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ اَمَتِكَ نَزَلَ بِكَ وَاَنْتَ خَيْرُ مَنْزُوْلٍ بِهٖ ط اور میت عورت کو قبر میں رکھتے وقت کہے اَللّٰهُمَّ اَمَتُكَ وَابْنَةُ اَمَتِكَ نَزَلَتْ بِكَ وَاَنْتَ خَيْرُ مَنْزُوْلٍ بِهٖ ط اور قبر میں رکھنے کے بعد کہے۔ اَللّٰهُمَّ جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبَيْهَا وَصَاعِدْ عَمَلَهٗ وَلَقِّهٖ مِنْكَ رِضْوَانًا

اور عورت کے واسطے کہے اَللّٰھُمَّ جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبَیْھَا وَصَاعِدْ
عَمَلَھَا وَلَقِّھَا مِنْکَ رِضْوَانًا اور سورۂ فاتحہ سورۂ اخلاص اور
معوذتین اور آیۃ الکرسی پڑھے ۔ اس کے بعد میت کو دہنی جانب قبلہ
رخ لٹانے کے بعد سنت ہے کہ کفن کے بند سر اور پاؤں کی طرف کھول
دیں اور میت کے منہ سے کپڑا ہٹا دیں تاکہ داہنا رخسارہ زمین سے لگ
جائے اور تکیہ کی طرح سر کے نیچے کچھ مٹی رکھ کر اس کو بلند کریں اور
منہ کے سامنے ضرّہ خاکِ شفا یا سجدہ گاہ اس طرح رکھ دیں کہ آلودہ ہونے
کا اندیشہ نہ رہے ۔ پھر میت کا ولی یا وہ جس کو اجازت دے قبر کے
اندر ایک طرف کھڑا ہو تاکہ میت اس کے دونوں پاؤں کے درمیان
نہ ہو جائے اور اپنے ہاتھ قینچی کی طرح کر کے دہنے ہاتھ سے میت کا
داہنا شانہ اور بائیں ہاتھ سے میت کا بایاں شانا پکڑے اور اچھی
طرح تلقین کے وقت ہلاتے رہے اور بہتر ہے کہ عربی اور میت کی
زبان میں دونوں طرح تلقین ہو۔

تلقین مرد

اِسْمَعْ اِفْهَمْ اِسْمَعْ اِفْهَمْ يَا فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ[1] هَلْ
اَنْتَ عَلَى الْعَهْدِ الَّذِیْ فَارَقْتَنَا عَلَيْهِ مِنْ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ عَبْدُهٗ

---

[1] فلاں بن فلاں کی جگہ متوفی اور اس کے باپ کا نام لے۔

ورسوله وسيّد النبيّين وخاتم المرسلين وانّ عليّاً
امير المؤمنين وسيّد الوصيّين وامام من افترض الله
طاعته على العالمين وانّ الحسن والحسين وعلي
ابن الحسين ومحمّد ابن علي وجعفر بن محمّد و
موسى بن جعفر وعلي بن موسى ومحمّد بن علي وعلي بن
محمّد والحسن بن علي والقائم الحجّة المهدي
صلوات الله عليهم ائمّة المؤمنين وحجج الله على
الخلق اجمعين وائمّتك ائمّة هدى ابرار يا فلان ابن فلان
اذا اتاك الملكان المقرّبان رسولين من عند الله تبارك وتعالى و
وسئلاك عن ربّك وعن نبيّك وعن دينك وعن كتابك وعن
قبلتك وعن ائمّتك فلا تخف ولا تحزن وقل في جوابهما الله جلّ جلاله
ربّي ومحمّد صلّى الله عليه وآله نبيّي والاسلام ديني والقرآن كتابي
والكعبة قبلتي وامير المؤمنين علي بن ابي طالب امامي
والحسن بن علي ن المجتبى امامي والحسين بن علي ن
الشهيد بكربلا امامي وعلي زين العابدين امامي ومحمّد
بن علي باقر علم النبيّين امامي وجعفر ن الصادق امامي
وموسى الكاظم امامي وعلي ن الرضا امامي ومحمّد ن

الجواد امامي وعلي بن الهادي امامي والحسن العسكري
امامي والحجة المنتظر امامي هؤلاء صلوات الله عليهم
اجمعين ائمتي وسادتي وقادتي وشفعائي بهم اتولى
ومن اعدائهم اتبرأ في الدنيا والآخرة ثم اعلم
يا فلان بن فلان ان الله تبارك وتعالى نعم الرب وان محمد صلى
الله عليه وآله نعم الرسول وان امير المؤمنين علي بن
ابي طالب واولاده الائمة الاحد عشر نعم الائمة وان
ما جاء به محمد صلى الله عليه وآله حق وان الموت حق وسؤال
منكر ونكير في القبر حق والبعث حق والنشور حق
والصراط حق والميزان حق وتطاير الكتب حق والجنة
حق والنار حق وان الساعة آتية لا ريب فيها وان الله يبعث من في القبور
افهمت يا فلان بن فلان ثبتك الله بالقول الثابت هداك
الله الى صراط مستقيم عرف الله بينك وبين اوليائك
في مستقر من رحمته اللهم جاف الارض عن
جنبيه واصعد بروحه اليك ولقه منك برهانا
اللهم عفوك عفوك

تلقین عورت

اِسْمَعِی اِفْهَمِی یَا فُلَانَہ بنتِ فلاں[1] اِسْمَعِی اِفْهَمِی فلانہ بنتِ فلاں هَلْ اَنْتِ عَلَی الْعَهْدِ الَّذِی فَارَقْتِنَا عَلَیْهِ مِنْ شَهَادَةِ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَسَیِّدُ الْمُرْسَلِیْنَ وَخَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ وَ اَنَّ عَلِیًّا اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَسَیِّدُ الْوَصِیِّیْنَ وَاِمَامٌ اِفْتَرَضَ اللّٰهُ طَاعَتَهٗ عَلَی الْعَالَمِیْنَ وَاَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَیْنَ وَعَلِیَّ ابْنَ الْحُسَیْنِ وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِیٍّ وَجَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ وَمُوْسَی بْنَ جَعْفَرٍ وَعَلِیَّ بْنَ مُوْسٰی وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِیٍّ وَعَلِیَّ بْنَ مُحَمَّدٍ وَالْحَسَنَ بْنَ عَلِیٍّ وَالْقَآئِمَ الْمَهْدِیَّ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْهِمْ اَئِمَّةُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَحُجَجُ اللّٰهِ عَلَی الْخَلْقِ اَجْمَعِیْنَ وَاَئِمَّتُكِ اَئِمَّةُ هُدًی اَبْرَارٌ یَا فُلَانَہ بنتِ فلاں اِذَا اَتَاكِ الْمَلَكَانِ الْمُقَرَّبَانِ رَسُوْلَیْنِ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی وَسَئَلَاكِ عَنْ رَبِّكِ وَعَنْ نَبِیِّكِ وَعَنْ دِیْنِكِ وَعَنْ كِتَابِكِ وَعَنْ قِبْلَتِكِ وَعَنْ

---

[1] فلانہ بنتِ فلاں کی بجائے متوفیہ اور اس کے باپ کا نام لے۔

اللّٰهُ جَلَّ جَلَالُهٗ رَبِّي
أُمِّكَ فُلَانَةٍ لَا تَخَافِي وَلَا تَحْزَنِي وَقُولِي فِي جَوَابِهِمَا
وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ نَبِيِّي وَالْإِسْلَامُ دِيْنِي
وَالْقُرْآنُ كِتَابِي وَالْكَعْبَةُ قِبْلَتِي وَأَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيُّ
بْنُ أَبِي طَالِبٍ إِمَامِي وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ نِ الْمُجْتَبٰى إِمَامِي
وَالْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ نِ الشَّهِيدُ بِكَرْبَلَا إِمَامِي وَعَلِيٌّ زَيْنُ
الْعَابِدِينَ إِمَامِي وَمُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ بَاقِرُ عِلْمِ النَّبِيِّينَ إِمَامِي
وَجَعْفَرُ نِ الصَّادِقُ إِمَامِي وَمُوسَى الْكَاظِمُ إِمَامِي وَعَلِيُّ
نِ الرِّضَا إِمَامِي وَمُحَمَّدُ نِ الْجَوَادُ إِمَامِي وَعَلِيُّ نِ الْهَادِي
إِمَامِي وَالْحَسَنُ الْعَسْكَرِيُّ إِمَامِي وَالْحُجَّةُ الْمُنْتَظَرُ إِمَامِي
هٰؤُلَاءِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ أَئِمَّتِي وَسَادَتِي
وَقَادَتِي وَشُفَعَائِي بِهِمْ أَتَوَلّٰى وَمِنْ أَعْدَائِهِمْ
أَتَبَرَّأُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ثُمَّ اعْلَمِي يَا فُلَانَةُ بِنْتَ فُلَانٍ
أَنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى نِعْمَ الرَّبُّ وَأَنَّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَآلِهٖ نِعْمَ الرَّسُولُ وَأَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيَّ
بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَأَوْلَادَهُ الْأَئِمَّةَ الْأَحَدَ عَشَرَ نِعْمَ الْأَ
ئِمَّةُ وَأَنَّ مَا جَاءَ بِهٖ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ حَقٌّ وَأَنَّ
الْمَوْتَ حَقٌّ وَسُؤَالَ مُنْكَرٍ وَنَكِيرٍ فِي الْقَبْرِ حَقٌّ وَالْبَعْثَ حَقٌّ

وَالنُّشُوْرُ حَقٌّ وَالصِّرَاطُ حَقٌّ وَالْمِيْزَانُ حَقٌّ وَتَطَايُرُ الْكُتُبِ حَقٌّ
وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا
وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ ۔

اَفَهِمْتِ يَا فُلَانَة بِنْتَ فُلَان ثَبَّتَكِ اللّٰهُ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ
وَهَدَاكِ اللّٰهُ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ عَرَّفَكِ اللّٰهُ نَبِيَّكِ وَبَيْنَ
اَوْلِيَائِكِ فِيْ مُسْتَقَرٍّ مِنْ رَحْمَتِهٖ اَللّٰهُمَّ جَافِ الْاَرْضَ
عَنْ جَنْبَيْهَا وَاصْعَدْ بِرُوْحِهَا اِلَيْكَ وَالْقِهَا مِنْكَ بُرْهَانًا
اَللّٰهُمَّ عَفْوَكَ عَفْوَكَ

احکام بعد تلقین

تلقین کے بعد جو شخص قبر کے اندر ہو وہ پاؤں کی طرف سے
باہر نکلے اور سرہانے کی طرف سے قبر کو بند کرنا شروع کریں۔
اگر مرد کی میت ہو تو بند کرتے وقت یہ دعا پڑھے۔
اَللّٰهُمَّ صِلْ وَحْدَتَهٗ وَاٰنِسْ وَحْشَتَهٗ وَاٰمِنْ رَوْعَتَهٗ
وَاَسْكِنْ اِلَيْهِ مِنْ رَحْمَتِكَ رَحْمَةً تُغْنِيْهِ بِهَا عَنْ
رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ فَاِنَّمَا رَحْمَتُكَ لِلطَّالِبِيْنَ ۔ اور میت

عورت کے لئے اس طرح دعا پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ صِلْ وَحْدَتَهَا وَاٰنِسْ وَحْشَتَهَا وَاٰمِنْ رَوْ عَتَهَا وَاَسْكِنْ اِلَيْهَا مِنْ رَحْمَتِكَ رَحْمَةً تُغْنِيْهَا بِهَا عَنْ رَحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ فَاِنَّمَا رَحْمَتُكَ لِلطَّالِبِيْنَ ط

پھر اس کے رشتہ داروں کے علاوہ سب لوگ ہاتھ کی پشت سے تین تین مرتبہ مٹی دیں اور کہتے جائیں اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ سنّت ہے کہ زمین سے چار انگل یا بالشت بھر بلند قبر پر اس طرح پانی چھڑکیں کہ پانی ڈالنے والا قبلہ رُخ ہو کر سرہانے سے ڈالتا ہوا پاؤں تک اور اور وہاں سے پھر سرہانے تک لائے اور درمیان میں سلسلہ منقطع نہ ہو۔ باقی جو پانی بچے اس کو درمیان قبر میں ڈال دیا جائے۔ اس کے بعد سب لوگ قبلہ رُخ اپنی اُنگلیاں قبر پر اس طرح رکھ کر کہ ان کا نشان پڑ جائے سات مرتبہ سورۃ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ پڑھیں۔ جب سب فارغ ہو کر وہاں سے چلے جائیں تو پھر وہی تلقین باآواز بلند قبر کے سرہانے بیٹھ کر پڑھی جائے۔ یہ تلقین جانکنی کی حالت میں اور کفن پہنانے کے بعد بھی مستحب ہے۔ قبر پختہ کرنا مکروہ ہے سوائے ایسے افراد کے جو دینی حیثیت سے قابلِ تعظیم ہیں اور جن کی یاد کا قائم رکھنا مذہبی احساس کا ایک مظاہرہ ہے۔ جیسے شہدائے راہِ خدا

اور علمائے صالحین بطور نشان ایک پتھر نصب کر دیں اور اگر
قبر دھنس جائے تو مٹی ڈال کر درست کر دیں۔ صاحبِ مصیبت
کے لئے اپنا منہ پیٹنا، طمانچہ لگانا[۱] ۔ اپنے آپ کو زخمی کرنا
اور بال نوچنا وغیرہ حرام ہے لیکن باپ اور بھائی کے
مرنے میں کپڑا پھاڑنا حرام نہ ہوگا۔ دو میت کو ایک قبر میں
دفن کرنا اور میت کو ایک شہر سے دوسرے شہر میں لے جانا
مکروہ ہے اور میت کی ہڈیوں کو تھیلے میں رکھ کے دفن کریں
تو بھی کوئی مضائقہ نہیں ہے قبر پر بیٹھنا اور قبر سے راستہ
چلنا مکروہ ہے۔

احادیث معتبرہ میں وارد ہوا ہے کہ جس شخص پر
مصیبت نازل ہو اس کو چاہیئے کہ محمدؐ و آلِ محمدؐ علیہم السّلام
کی مصیبتوں کو یاد کر کے اشک بہائے۔ ان کے ماتم میں
نالہ و فریاد کرنا مستحب اور ثوابِ عظیم کا باعث اور موجبِ
بخشش و مغفرت ہے۔ سنّت ہے کہ مومنین اہلِ میت سے
رسم تعزیت ادا کریں اور تسلّی دیں اور تین روز تک کھانا

---

[۱] اگر ضرر ہو ورنہ جائز ہے بلکہ بعض موارد میں بہتر ہے کہ مثلاً آئمہ
معصومینؑ کی مصیبت پر۔ (آقائے محسن حکیم)

نہیں لیکن خود ساتھ نہ کھائیں کیونکہ یہ مکروہ ہے اور اہلِ جاہلیت کا عمل ہے۔

نبشِ قبر

دفن کے بعد قبر کھودنا حرام ہے البتہ اگر اتنا زمانہ گزر جائے کہ قبر کہنہ ہو گئی ہو اور مُردہ کے آثار باقی نہ ہوں تو نبش (کھودنا) جائز ہے لیکن بزرگانِ مذہب علماء و صلحا کے قبور نہ کھودنا چاہیئے بلکہ ان کی تعمیر کرنا چاہیئے تاکہ ان کی قبروں کے نشان باقی رہیں۔ اس کے علاوہ مواقع جہاں قبر کھودنا جائز ہے۔ یہ ہیں۔

۱۔ غصبی زمین میں میّت دفن ہو گئی ہو اور مالکِ زمین کسی طرح راضی نہ ہو۔ ۲۔ غصبی کفن دے دیا گیا ہو۔ ۳۔ کوئی شئے مالیت کی قبر میں رہ گئی ہو۔ ۴۔ شرعی مطلب میں گواہی کے سلسلے میں بشرطیکہ گواہی میّت کے دیکھنے پر موقوف ہو۔ ۵۔ میّت بغیر غسل و کفن کے دفن کر دیا گیا ہو یا قبر میں اس کو قبلہ کی طرف نہ لٹایا گیا ہو۔[1]

---

[1] اگر متوفی نے وصیت کی ہو کہ اس کی میت مشاہد مشرفہ میں (باقی حاشیہ صفحہ ۳۶ پر)

(مسئلہ) اگر حاملہ عورت مرجائے اور اس کے پیٹ میں بچہ زندہ ہو تو اس صورت میں پیٹ چاک کرکے[1] بچہ کو نکال کر سی دیں اور اس کے بعد میت کو غسل دے کر حسب قاعدہ دفن کر دیں۔

نماز ہدیہ میت

اسے نماز وحشت بھی کہتے ہیں۔ شب دفن مغرب و عشاء کے درمیان یا نماز عشاء کے بعد ورنہ آخر شب تک جس وقت ہو سکے دو ۲ رکعت نماز پڑھنا مستحب ہے۔ پہلی رکعت میں سورۂ اَلْحَمْدُ کے بعد ایک مرتبہ آیۃ الکرسی[2] اور دوسری رکعت میں سورۂ اَلْحَمد کے بعد دس مرتبہ سورۂ اِنَّآ اَنْزَلْنَاہُ پڑھے اور سب امور نماز صبح کی طرح ادا کرے۔ نماز ختم کرنے کے بعد کہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَّابْعَثْ ثَوَابَ ھَاتَیْنِ الرَّکْعَتَیْنِ

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۵) لے جاکر دفن کی جائے تو دفن ہو چکنے کے بعد اس غرض سے قبر کھودنا جائز ہے۔ (آقائے شہاب الدین)

[1] بائیں پہلو کو چاک کرکے، اگر بائیں پہلو کو چاک کرکے بچہ نکالنے میں مدخلیت حاصل ہو ورنہ جس جانب سے ہو سکے چاک کرکے بچہ کو نکالا جائے۔ (آقائے محسن حکیم)

[2] آیۃ الکرسی ھُمْ فِیْھَا خَالِدُوْنَ تک پڑھے۔

اِلیٰ اُس رُوحِ فلاں اور لفظ فلاں کی جگہ میت کا نام لے۔

غسل مسِ میت

جو شخص[1] میت کو سرد ہو چکنے کے بعد اور اُسے غسل دیئے سے پہلے مس کرے اس پر غسل مسِ میت واجب ہوگا اگرچہ بنا بر احوط میت کے دانت اور ناخن ہی سے کیوں نہ مس کرے اور میت کے بال چھونے سے غسل واجب نہیں ہوتا۔ اگر ایک یا دو غسل میت کو دے چکے ہو اور تیسرا غسل پورا ہونے سے قبل کوئی میت کو چھوئے تو بھی غسل واجب ہے تا وقتیکہ تینوں غسل ختم نہ ہو جائیں۔ غسل مسِ میت کی کیفیت بھی غسل جنابت کی طرح ہے۔ فرق یہ ہے کہ مثلِ غسل حیض وغیرہ کے یہ بھی وضو

---

[1] میت یا زندہ شخص سے لوتھڑا جدا ہو۔ اگر گوشت اور ہڈیاں باہم ملی ہوئی ہوں یعنی فقط گوشت یا فقط استخواں ہوں تو ان کا مس کرنا موجب غسل نہیں اور اگر وہ ٹکڑا استخواں رکھتا ہو تو غسل واجب ہوگا۔

(آقائے ابوالقاسم خوئی)

کے لئے کفایت نہیں کرتا بلکہ نماز کے لئے وضو واجب ہے
لیکن میں میت سے مسجد میں داخل ہونا یا سجدہ والی
سورتوں کا پڑھنا حرام نہیں ہے۔



حیدر علی مولجی ظاہر

سماجی کارکن